

## روزے کی نیت طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت

حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصَّيَّامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَّامَ لَهُ

جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہیں کی تو اس کا روزہ نہیں۔

(مسند احمد، لفظ ترمذی کے ہیں) (صحیح الجامع: ۶۵۳۸)

ابن اثیر نے نہایہ میں اجماع کا معنی بیان کیا ہے: نیت اور پختہ ارادہ

### اخلاص

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا

فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ ہر شخص کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ تو جس نے ہجرت کیا دنیا کیلئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کیلئے تو اسکی ہجرت ہوئی جس کی طرف اس نے ہجرت کیا۔

(بخاری: ۱، عمر بن خطاب، مسلم: ۱۹۰۷)

جس شخص کے پاس دن کے اول حصہ میں خبر آئے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے

ربیع بنت معوذ کہتی ہیں

أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ

مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلَيْتَمَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلَيْتَمَ

قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدَ وَنُصُومِ صَبِيَانَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ

فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ

رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کی صبح انصار کی بستیوں کی طرف پیغام بھیجا کہ جس نے صبح کیا بغیر روزہ کے تو وہ اپنا دن بغیر روزہ کے مکمل کرے اور جس نے صبح روزہ کی حالت میں کیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ کہتی ہیں پھر ہم نے روزہ رکھا اور ہمارے بچوں کو روزہ رکھواتے اور ہم ان کیلئے کپاس کے کھلونے بنا دیتی تھیں تو جب ان میں سے کوئی کھانے کے لئے روتا تو ہم اسے وہ کھلونا دیدیتی تھیں یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

(بخاری: ۱۹۶۰، مسلم: ۱۱۳۶)

### سحری اور افطار

### سحری کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَهً

(بخاری، مسلم، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ) (صحیح الجامع: ۲۹۳۳)

سحری کرو اس لئے کہ سحری میں برکت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ

(صحیح ابوداؤد: ۲۰۵۵، سلسلہ الصحیح: ۵۶۲)

مومنین کی سب سے بہتر سحری کھجور ہے۔

سحری کرو چاہے ایک گھوٹ پانی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

تَسَحَّرُوا وَلَوْ بِجُرْعَةٍ مِنْ مَاءٍ

(ابن حبان: ۳۲۷۶) (حسن، صحیح الترغیب: ۱۰۷۱)

سحری کرو چاہے ایک گھوٹ پانی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

فَصَلُّ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكَلَةُ السَّحْرِ

(مسند احمد، مسلم) (صحیح الجامع: ۴۲۰۷)

ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان فرق سحری کھانے کا ہے۔

طلوع فجر کے بعد کھانا پینا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا

حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

(البقرہ: ۱۸۷)

کھاؤ پیو یہاں تک کہ سفید اور کالے دھاگے کا فرق واضح ہو جائے فجر طلوع تک۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمْ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَلَا يَضَعُهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ

جب اذان سنو اور برتن تمہارے سامنے ہو تو اپنا ہاتھ نہاؤ یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کرلو۔

(مسند احمد، حاکم) (صحیح الجامع: ۶۰۷)

مسلم میں اتنا اضافہ ہے

وَكَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ إِذَا بَزَغَ الْفَجْرُ

(الصحيح: ۱۳۹۳)

مؤذن اذان دیتا تھا جب فجر ظاہر ہو جائے۔

جس کو طلوع فجر میں شک ہو جائے تو کھائے پیے یہاں تک کہ شک ختم ہو جائے

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا

أَرَأَيْتَ إِذَا شَكَّكَتُ فِي الْفَجْرِ وَأَنَا أُرِيدُ الصَّيَامَ

قَالَ كُلُّ مَا شَكَّكَتَ حَتَّى لَا تَشْكُ

آپ کا کیا خیال ہے جب طلوع فجر میں شک ہو جائے اور میں روزہ کا ارادہ رکھتا ہوں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جب تک شک ختم نہ ہو کھا۔ (مصنف عبدالرزاق: ۷۳۶۷)

أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ الشَّرَابَ مَا شَكَّكَتَ حَتَّى لَا تَشْكُ

اللہ نے تمہارے لئے پینا حلال کیا ہے جب تک شک نہ ختم ہو جائے (مصنف عبدالرزاق: ۷۳۶۷)

سحری کا پسندیدہ وقت

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا

فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ (إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى

قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ

قَالَ قَدَرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً

رسول اللہ ﷺ اور زید بن ثابت نے سحری کی جب سحری سے فارغ ہوئے رسول اللہ ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہو گئے اور نماز پوری کی ہم نے انس سے سوال کیا کتنا فرق کرتے تھے سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں داخل ہونے میں کہا تقریباً ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔

(بخاری: ۵۷۶، نسائی، مسند احمد)

افطار میں جلدی کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

لوگ برابر بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُومَ

قَالَ : وَ كَانَ النَّبِيُّ ( إِذَا كَانَ صَائِمًا

أَمَرَ رَجُلًا فَأَوْفَى عَلَى شَيْءٍ فَإِذَا قَالَ : غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ

میری امت برابر میری سنت پر رہے گی جب تک افطار کیلئے تاروں کا انتظار نہیں کریں گے۔ سہل بن سعد فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب روزے سے ہوتے تو ایک آدمی کو حکم دیتے تو وہ کسی بلندی پر جاتا اور کہتا سورج ڈوب گیا تو افطار کرتے۔

(حاکم، ابن خزیمہ، ابن حبان) (صحیح الجامع: ۴۷۷۲)

تراور خشک کھجور سے افطار کرنا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ

فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتُمِيرَاتٍ

فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمِيرَاتٍ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ

رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے پہلے تر کھجور سے افطار کرتے اگر تر نا ہوتے تو خشک کھجور سے افطار کرتے اور جب خشک کھجور نہ ہوتا تو چند گھوٹ پانی پی لیتے۔  
(مسند احمد، داؤد، ترمذی) (حسن: صحیح الجامع: ۴۹۹۵)

افطار کے وقت کی دعاء

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( إِذَا أَفْطَرَ قَالَ

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

(ابوداؤد، حاکم، حسن: صحیح الجامع: ۴۶۷۸)

رسول اللہ ﷺ جب افطار کرتے تو کہتے پیاس ختم ہوگئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر بھی ملے گا۔

”إِذَا أَفْطَرَ“

شمس الحق عظیم آبادی نے کہا:

(عون المعبود)

یعنی افطار کے بعد۔

## دوسری فصل

کس پر روزہ واجب ہے؟

روزہ واجب ہے

(۱) مسلم

(۲) عاقل

(۳) بالغ

(۴) طاقت ور

(۵) مقیم

(۶) کسی عذر کی وجہ سے روزہ اس پر منع نہ ہو۔

روزہ کی کن لوگوں پر رخصت ہے؟

بچہ اور پاگل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ

عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ حَتَّى يَفِيقَ

وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ

وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ

قلم اٹھالیا گیا ہے، تین لوگوں سے ایسا پاگل جس کا پاگل پن اسکے عقل پر غالب ہو یہاں تک کہ درست ہو جائے۔ اور سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔ اور بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔  
ابن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا

(مسند احمد، داؤد، حاکم، علی، عمر رضی اللہ عنہما) (صحیح الجامع: ۳۵۱۳)

وَيَحْضُلُ لِلذَّكَرِ بِاتِّمَامِ 15 سَنَةً ،

أَوْ خُرُوجِ شَعْرِ الْعَانَةِ الْخَشَنِ حَوْلَ الْقَبْلِ ، أَوْ انْزَالِ الْمَنِيِّ بِشَهْوَةٍ سَوَاءً بِحُلْمٍ أَوْ بَيَقْظَةٍ

وَلِلْأُنْثَى : الثَّلَاثَةِ السَّابِقَةِ مَعَ الْحَيْضِ

لڑکا پندرہ سال پر بالغ ہوتا ہے یا زیر ناف بال اگ جائے، یا منی خارج ہو شہوت کیساتھ خواب یا بیداری میں۔ اور لڑکیوں کیلئے تین ہے وہ حالتیں جو لڑکوں کیلئے ہے اور حیض کے ساتھ یعنی ان تینوں علامات میں سے جو پہلے ظاہر ہو جائے انہیں بالغ تسلیم کیا جائے گا۔  
(فتاویٰ رمضان: ج ۱ ص ۴۴)

اگر بچہ بالغ یا پاگل آدمی میں درست ہو جائے۔

ربیع بنت معوذ کہتی ہیں

أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ

مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلَيْتَمَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلَيْتَمُ

قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدَ وَنَصُومُ صَبِيَانَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ

فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ

رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کی صبح انصار کی بستیوں کی طرف پیغام بھیجا کہ جس نے صبح کیا بغیر روزہ کے تو وہ اپنا دن بغیر روزہ کے مکمل کرے اور جس نے صبح روزہ کی حالت میں کیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ کہتی ہیں پھر ہم نے روزہ رکھا اور ہمارے بچوں کو روزہ رکھواتے اور ہم ان کیلئے کپاس کے کھلونے بنا دیتی تھیں تو جب ان میں سے کوئی کھانے کے لئے روتا تو ہم اسے وہ کھلونہ دیدیتی تھیں یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔  
(بخاری: ۱۹۶۰، مسلم: ۱۱۳۶)

ابن عثیمین نے کہا

وَإِذَا بَلَغَ الصَّبِيُّ ، أَوْ عَقَلَ الْمَجْنُونُ أَثْنَاءَ النَّهَارِ

فَيَلْزِمُهُمَا الْإِمْسَاكُ دُونَ الْقَضَاءِ

بچہ بالغ ہو جائے یا پاگل آدمی آدمی میں درست ہو جائے تو ان پر لازم کہ بغیر کھائے پیے دن مکمل کرے۔ ان پر قضا نہیں ہے۔ (الشرح المص: ج ۶ ص ۳۷۷)

وَيُؤْمَرُ الصَّغِيرُ غَيْرَ الْبَالِغِ بِالصَّوْمِ إِذَا لَمْ تَكُنْ هُنَاكَ مُشَقَّةً

وَإِنْ كَانَ هُنَاكَ ضَرَرٌ فَيَمْنَعُ مِنْ غَيْرِ قِسْوَةٍ

اور نابالغ بچے کو روزے کا حکم دیا جائے گا اگر کوئی نقصان نہیں ہے اور اگر کوئی نقصان ہو تو بغیر سختی کے روکا جائے گا۔  
(فتاویٰ ابن عثیمین: ج ۱ ص ۴۹۳)

حائضہ اور نفاس والی عورتیں

حائضہ روزہ نہ رکھے

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أَلَيْسَ إِذَا حَاصَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ

(بخاری: ۳۰۴۰)

کیا حائضہ نہ روزہ رکھے اور نہ نماز پڑھے۔

حائضہ اور نفاس والی عورتیں روزہ نہ رکھیں بلکہ روزے کی قضا کریں

معاذہ سے روایت ہے میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا:

فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

فَقَالَتْ أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ قُلْتَ لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ وَلَكِنِّي أَسْأَلُ

قَالَتْ كَانَ يُصَيِّنَا ذَلِكَ فَنُؤْمِرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمِرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ

کیوں حائضہ نماز کی قضا نہیں کرتی اور روزے کی قضا کرتی ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تو حروریہ ہے میں نے کہا میں حروریہ نہیں ہوں لیکن سوال کرتی ہوں تو کہا ہم کو حیض آتا تھا صرف روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کا نہیں۔

(بخاری: ۳۲۵۳-۳۲۵۴)

جب عورت دن کے کسی حصہ میں پاک ہو جائے۔

ابن شہین رحمہ اللہ نے کہا

إِذَا طَهَّرَتِ الْحَائِضُ أَوْ النُّفَسَاءُ فِي النَّهَارِ وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْقَضَاءُ

وَلَا يَجِبُ الْإِمْسَاكُ

(الشرح لمصح: ۶۲)

اگر عورت دن میں پاک ہو جائے تو اس پر قضا ہے نہ کہ (امساک) یعنی باقی دن روزہ رکھے۔

حاملہ اگر حائضہ ہو جائے

ابن شہین رحمہ اللہ نے کہا

بَعْضُ النِّسَاءِ يَحْضُنَ مَعَ الْحَمْلِ

فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَإِنَّ هَذِهِ الْحَامِلَ لَا تَصُومُ وَلَا تُصَلِّي

حمل کی حالت میں بعض عورتیں حیض سے دوچار ہو جاتی ہیں ایسی صورت میں نہ تو روزہ رکھے گی اور نہ ہی نماز کی ادائیگی اس پر فرض ہے۔ (فتاویٰ ابن شہین ج ۱ ص ۴۹۸)

خراب خون

ابن شہین رحمہ اللہ کے نزدیک

وَهُوَ الدَّمُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَلَا يَكُونُ حَيْضًا أَوْ نَفَاسًا

خراب خون (عورت کے رحم سے نکلنے والا وہ خون جو نہ تو حیض کا ہو اور نہ ہی نفاس کا) سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

(انقاء الباب المفتوح ۵۱-۶۱ ص ۱۵۱)

مسافر

مسافر اگر چاہے روزہ رکھے

حمزہ بن عمر الاسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَى جُنَاحٍ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ

فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سفر میں طاقت پاتا ہوں کیا مجھ پر کوئی حرج ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے تو جس نے رخصت پر عمل اس نے اچھا کیا اور جس نے روزہ رکھ لیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ (بخاری ۱۹۴۳ مسلم ۱۱۲۱)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ لِسِتِّ عَشْرَةِ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ  
فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ

فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ میں تھے اور سولہ رمضان گزر گیا ہم میں جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا افطار تو دونوں آپس میں دوسرے پر عیب نہیں لگاتے۔ (مسلم: ۱۱۲۱)

### محرم کا سفر

ابن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا

وَالسَّفَرُ الْمُحَرَّمُ لَيْسَ مَبِيحًا لِلْفِطْرِ

(فتاویٰ ابن عثیمین ج ۱ ص ۲۸۰)

محرم کیلئے افطار مباح نہیں ہے۔

### مسافر جب سفر سے واپس ہو

ابن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا

إِذَا قَدِمَ الْمَسَافِرُ الْمُفْطِرُ مِنْ سَفَرٍ

فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْإِمْسَاكُ فِي يَوْمِهِ وَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ

جب افطار کرنے والا مسافر واپس آئے تو اس پر اس دن امساک نہیں یعنی باقی دن روزہ نہ رکھے اس پر قضاء ہے۔ (الشرح لمص ج ۲ ص ۳۳۳-۳۳۵)

جس نے کھانا کھا لیا پھر سفر کے ارادے سے نکلے۔

محمد بن کعب کہتے ہیں

أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ

وَلَيْسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ

فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ؟ قَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ

میں انس بن مالک کے پاس آیا رمضان میں وہ سفر کا ارادہ کر رہے تھے اور ان کا کجاوا تیار کر دیا گیا تھا اور سفر کا لباس پہنا پھر کھانا منگایا اور کھایا۔ میں نے: کہا کیا یہ سنت ہے۔

(ترمذی ۲۹۷۲ البانی نے کہا صحیح ہے)

کہا: ہاں یہ سنت ہے۔

جس پر سفر دشوار ہو وہ روزہ نہ رکھے۔

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( فِي سَفَرٍ  
فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظَلَلَ عَلَيْهِ . فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا صَائِمٌ  
فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے آپ نے لوگوں کی بھیڑ دیکھی ایک آدمی کو سایہ کئے ہوئے تھے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے کہا گیا روزہ دار ہے۔ تو آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔  
(بخاری: ۱۹۳۶ - مسلم: ۱۱۱۵)

جس نے افطار کیا دشواری کی وجہ سے

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ  
فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ  
(وَفِي طَرِيقٍ : فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ  
وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ  
ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ  
فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ  
فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ

رسول اللہ ﷺ فتح کے سال رمضان میں مکہ کی طرف نکلے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ نے روزہ رکھا اور کُرَاع غمیم تک پہنچے۔ راستہ میں لوگوں پر روزہ دشوار ہو گیا۔  
رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا لوگ انتظار میں ہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں عصر کے بعد آپ نے ایک پیالہ پانی منگایا پھر ایک پیالہ پانی منگایا اور بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کو دیکھا پھر آپ نے اسے پیا۔ اس کے بعد آپ سے کہا گیا: بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ نافرمان ہیں، وہ نافرمان ہیں۔  
(مسلم: ۱۱۱۵، ترمذی، نسائی)

بہت ہی بزرگ مرد و عورت

بزرگ مرد و عورت کے لئے رخصت

عطاء نے ابن عباس کو پڑھتے ہوئے سنا

وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوِّفُونَهُ فَلَا يُطِيقُونَهُ ( فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ )  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ  
هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا  
فَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا



”علی الذین یطیقونه“ کو ”لا یطیقونه“ یعنی: جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ان پر ایک مسکین کا کھانا ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں یہ آیت منسوخ نہیں ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ بزرگ مرد و عورت ہے وہ ہر روز ایک مسکین کو ہر روزہ کے بدلے میں کھانا کھلائیں۔

تیس مسکین کو ایک ہی دن کھلا دینا بھی درست ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

أَنَّهُ ضَعَفَ عَنِ الصَّوْمِ عَامًا

فَصَنَعَ جُفْنَةً ثَرِيدًا وَدَعَا ثَلَاثِينَ مَسْكِينًا فَاشْبَعَهُمْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک سال روزے رکھنے سے عاجز آگئے تو ایک لگن ٹرید (کھانا) بنایا اور تیس مسکینوں کو بلایا اور انہیں پیٹ بھر کر کھلایا۔  
(دارقطنی: ۲۳۶۶ بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ہے) (علامہ البانی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے: الارواء ج ۳ ص ۲۱ ح ۹۱۲)

## بیمار

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

تم میں جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں تو وہ بعد کے دنوں میں پورا کر لیں۔ (البقرہ: ۱۸۳-۱۸۴)

ابن عثیمین نے کہا

۱- إِذَا لَمْ يَتَأَثَّرِ الْمَرِيضُ بِالصَّوْمِ فَلَا يَجُوزُ لَهُ الْإِفْطَارُ ، وَإِنْ كَانَ الْفِطْرُ أَرْقَقَ فَالْفِطْرُ أَفْضَلُ

۲- إِذَا كَانَ يَشْقُ عَلَيْهِ الصَّوْمُ وَلَا يَضُرُّهُ ، فَهَذَا يُكْرَهُ لَهُ أَنْ يَصُومَ ، وَيُسْنُ لَهُ أَنْ يُفْطِرَ

۳- إِذَا كَانَ يَشْقُ عَلَيْهِ الصَّوْمُ وَيَضُرُّهُ كَانَ الصَّوْمُ حَرَامًا ، كَانَ يُؤَخَّرُ الصَّوْمَ الْبَرَاءَ وَيَجْلِبُ الْوُجَعُ ،

أَوْ إِخْبَارُ الطَّبِيبِ الْعَالِمِ الثَّقَةِ بِالْمُضَرَّةِ ، وَلَا يُشْتَرَطُ فِي الطَّبِيبِ أَنْ يَكُونَ مُسْلِمًا

(۱) اگر مریض پر روزہ اثر انداز نہ ہو تو اس کیلئے افطار جائز نہیں اور اگر افطار نرمی کا سبب ہو تو افطار بہتر ہے

”(۲) اگر مسافر پر روزہ مشکل ہو لیکن نقصان دہ نہ ہو تو وہ کراہیت کے ساتھ روزہ رکھے اور سنت افطار ہے۔

(۳) اگر مسافر پر روزہ مشکل ہو اور نقصان دہ بھی ہو تو روزہ حرام ہے۔ روزہ موخر کرے گا یہاں تک کہ تکلیف دور ہو جائے یا سچے جانکار ڈاکٹر کی خبر پر کہ روزہ نقصان دہ ہے تو بھی روزہ ترک کر سکتا ہے۔ ڈاکٹر کیلئے مسلمان ہونا ضروری نہیں۔

## ایسا مریض جس کے شفا کی امید نہ ہو

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول اللہ تعالیٰ کا فرمان

((وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ)) يُطِيقُونَهُ : يُكَلِّفُونَهُ

((فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ)) وَاحِدٍ ((فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا)) طَعَامُ مَسْكِينٍ آخَرَ.

لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ ((فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ))

لَا يُرَخَّصُ فِي هَذَا إِلَّا لِلَّذِي لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ أَوْ مَرِيضٌ لَا يُشْفَى

(جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے) طاقت نہیں رکھتے کا معنی مکلف نہیں ہیں ان پر ایک مسکین کا کھانا ہے ”تطوع خیراً“ جو دوسرے مسکین کو بھی کھلا دے منسوخ نہیں

ہے۔ تو وہ بہتر ہے تمہارے لئے اور اگر روزہ رکھو تو بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس آیت میں رخصت نہیں ہے سوائے اس کے جو روزہ کی طاقت نہ رکھے یا ایسا مریض جس کے شفا کی امید ہی نہ ہو۔ (ابوداؤد) (البانی نے کہا سند صحیح ہے، الارواء: ۹۱۲)

### حاملہ اور دودھ پلانے والی

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا

إِذَا خَافَتِ الْحَامِلُ عَلَى نَفْسِهَا وَالْمُرْضِعُ عَلَى وَلَدِهَا فِي رَمَضَانَ

قَالَ : يُفْطِرَانِ وَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَلَا يَقْضِيَانِ صَوْمًا

جب حاملہ اپنے نفس پر ڈرے اور دودھ پلانے والی اپنے بچے پر رمضان میں تو وہ دونوں روزہ نہ رکھیں اور ہر روز ایک مسکین کو ہر روزہ کے بدلے میں کھانا کھلائیں اور روزہ قضا نہ کریں۔ (تفسیر طبری: البقرہ: ۱۸۴) (البانی نے کہا یہ سند مسلم کی شرط صحیح ہے)

فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۱ ص ۴۸۷ میں ہے:

إِذَا كَانَتِ الْحَامِلُ أَوْ الْمُرْضِعُ قُوَّةً نَشِيطَةً لَا يُلْحَقُهَا فِي الصَّوْمِ مُشَقَّةٌ

وَلَا تَأْتِي عَلَى جَنْبِهَا وَجَبَ عَلَيْهَا الصَّوْمُ

جب حاملہ اور مرضع مضبوط اور طاقت ور ہوں اور روزہ میں مشقت نہ ہو اور اسکے بچے پر کوئی اثر نہ ہو تو اس پر روزہ واجب ہے۔